23400-دوران حمل خون کے قطرے دیکھنے پر نماز ترک کرنا

سوال

اگر دوران حمل عورت کو خون کے قطرے آئیں تو کیا وہ نماز ادا کرتی رہے یا کہ اسے عذر شمار کرتے ہوئے نماز ترک کر دینی چاہیے ؟
یا خون کے قطرات آنے کے وقت ترک کر کے خون بند ہونے کے بعد نماز کی قضاء کرے ؟

پسندیدہ جواب

حاملہ عورت کو آنے والا خون حیض بھی ہو سکتا ہے، اور فاسد خون بھی یا پھر نفاس کا خون بھی ہو سکتا ہے، نفاس کا خون اس وقت ہوگا جب وہ ولادت سے قبل خارج ہو، بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر وضع حمل سے دو یا تین روز قبل آئے تو یہ نفاس کا خون ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

وضع حمل سے دو یا تین روز قبل آنے والا خون نفاس کا خون ہے؛ کیونکہ یہ خون ولادت کے سبب خارج ہو رہا ہے تو یہ نفاس ہی ہوگا جیسا کہ ولادت کے بعد ہوتا ہے، یہ اس لیے کہ حاملہ عورت کو خون نہیں آتا اور اگر یہ وضع حمل کے قریب آئے تو ظاہرا یہ ولادت کے سبب سے ہے اور خاص کر دردزہ کے وقت.

دیکھیں : شرح العمدۃ (1/514–515).

اور اگر حیض کے خون کی طرح اور ماہواری کے اوقات میں ہو تو یہ حیض کا خون ہوگا، شیخ محمد بن ابراہیم اور ابن عثیمین رحمہم اللہ نے یہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں : فتاوی محمد بن ابراہیم (2/97).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

راجح یہ ہے کہ : اگر حاملہ عوت کو خون اس کے وقت اور مہینہ اور حال میں آئے تو یہ حیض کا خون ہے، اس کی بنا پر نماز اور روزہ وغیرہ ترک کیا جائیگا، لیکن یہ حیض سے مختلف اس طرح ہے کہ عدت میں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا؛ کیونکہ حمل اس سے زیادہ قوی ہے.

دیکھیں : الشرح الممتع (1/405).

حاملہ عورت کو بھی حیض آسکتا ہے، امام شافعی کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے ایک روایت اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے، لیکن حاملہ عورت کو حیض آنا بہت ہی نادر ہے.

دیکھیں : الاختیارات صفحہ نمبر (59).

اور اگر یہ اور وہ نہ ہو تو یہ دم فاسد ہوگا، اور وہ استحاضہ کے دوران آنے والا سرخ خون ہے، جسے عام عورتیں نزیف کا نام دیتی ہیں.

یہ خون عورت کو نماز روزہ سے منع نہیں کریگا بلکہ عورت طاہر اور پاک صاف عورتوں کے حکم میں ہوگی.

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن عثیمین (270/2).

اور یہ تیسری قسم سوال میں مذکورہ عورت پر منطبق ہوتی ہے، خون کے یہ قطرے حیض نہیں، اس لیے عورت نماز اور روزہ سے نہیں رکے گی اور نہ ہی وہ حائضہ عورت کے احکام میں ہے.

واللہ اعلم.